السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

راجیو گاندھی کے قتل کی خبر سن کرایک تعلیم یافتہ شخص کے منہ سے بے ساختہ ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُوْن'' نکلا۔ خبر سنانے والے نے اعتراض کیا کسی غیر مسلم کی موت پر یہ قرآنی جملہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ محلے کے خطیب سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن میری تسلی نہیں ہوئی۔ کیوں کہ قرآن پاک میں جہاں یہ جملہ آیا ہے۔ اس کے سیاق و سباق میں صابروں، اورہدایت یافتہ لوگوں کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے کہ صبر اورہدایت یافتگی ایک مسلم ہی کا شعار ہو سکتا ہے۔ بہر حال آپ جواب دیتے وقت صرف منطقی اور قرآنی دلائل ہی نہ دیں بلکہ یہ بھی فرمائیں کہ ہمارے ہادیٔ برحقؐ اور دیگر اسلاف گرامی کی اس سلسلے میں کیا روش تھی؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک کافر، مشرک کی موت پر ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُوْن''، یا افسوس کا اظہار نہیں ہونا چاہیے تھا۔ سبقت لسانی سے خطا ہوگئی ہے۔ تو استغفر اللہ پڑھنا چاہیے۔ محلہ کے خطیب صاحب سے سہو ہوا ہے۔ قرآن مجید نے فرعون اوراس کی قوم کی ہلاکت کے تناظر میں بیان فرمایا ہے:

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ۲۹ ... سورۃ الدخان

''پھر ان پر نہ تو آسمان اور زمین کو رونا آیا اور نہ ان کو مہلت ہی دی گئی۔''

پھر مومن کے لیے لائق ہے کہ کافر کی موت پر افسوس کا اظہار کرے۔ ہر گز نہیں۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا:

قَالَ أَبُو لَهَبٍ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ فَنَزَلَتْ: تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ'

''یعنی ابولہب نے اس پر اللہ کی لعنت ہو، نبی ﷺ کو کہا تھا: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ''

اس سے معلوم ہوا کافر کے فقدان پر افسوس کی بجائے اظہار ناراضی ہونا چاہیے۔

دوسری روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی ﷺ سے عرض کی آپ کا گمراہ چچا ابو طالب مر گیا۔ فرمایا جا اسے دفن کر دے۔ کوئی نیا کام مت کرنا۔ حتی کہ تو میرے پاس آئے۔ پس میں گیا۔ اس کو دفن کر کے واپس آیا تو آپ ﷺ نے مجھے غسل کا حکم دیا اور میرے لیے دعا کی۔ (سنن ابی داؤد، بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ لَهُ قَرَابَةٌ مُشْرِكٌ، رقم: ۳۲۱۴)

اگر کافر کی موت پر اظہارِ افسوس روا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ خواہ ادنیٰ سے ادنیٰ الفاظ میں کرتے۔ یہاں ضرور کرتے کیونکہ ابو طالب نے دنیاوی زندگی میں رسول اللہ ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا۔ ابو طالب ہی نے رسول اللہ ﷺ کو کہا تھا۔

فاصدع بامرک ما علیک عضاضة حتی أُوسّد فی التراب دفینا

''یعنی جب تک قبر کی مٹی میرا تکیہ نہیں بن جاتی لوگوں تک اپنا پیغام دل کھول کر پہنچا دیجیے۔

اس وقت کلمہ خیر کے نطق سے رسول اللہ ﷺ کی مکمل خاموشی عدمِ جواز کی دلیل ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

**جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 215**